اداریہ

پاکستان میں زرعی تحقیق کے حوالے سے سائنسدان دن رات مصروفِ عمل ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ **1947**ء کے بعد زرعی ماہرین کی کاوشوں سے فصلوں کی پیداواری صلاحیت میں دُگنا بلکہ کئی فصلوں میں چار گنا تک اضافہ ہوا ہے لیکن اگر پاکستان میں فصلوں کی اوسط پیداوار پر نظر ڈالی جائے تو صورتحال تسلی بخش نہیں ہے۔اگر محتاط رائے بھی دی جائے تو پھر بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ عام کاشتکار فصلوں کی پیداواری صلاحیت کے مقابلے میں پچاس فیصد پیداوار بھی حاصل نہیں کرتا۔اس سے ہم با آسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت تحقیق کے شعبہ کے ساتھ ساتھ اس امر پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ عام کسان کی اوسط پیداوار کو بڑھایا جائے جس کے لیے توسیع زراعت کی کاوشوں کے علاوہ معاون حکومتی پالیسیوں کی بھی ضرورت ہے۔حکومت پنجاب محکمہ زراعت کے علاوہ زرعی یونیورسٹیوں کے دیگر معاون محکموں کو بھی اپنا اپنا حصہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی قیادت ہر سطح پر زرعی توسیع وتعلیم اور دیہی ترقی کے حوالے سے موثر کوششیں کر رہی ہے۔زیرنظر سہ ماہی میں دیہی عمرانیات اور زرعی توسیع و دیہی ترقی کے شعبہ میں بین الاقوامی سطح پر سیمینار اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا جس میں توسیع زراعت کے ابھرتے ہوئے آفاق کو زیر بحث لایا گیا اس کے علاوہ زرعی یونیورسٹی میں بین الاقوامی نیزہ بازی کے مقابلے، کسان میلے و زرعی نمائشیں بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔اسی عمل کو آگے بڑھانے کے لیے جامعہ زرعیہ کی قیادت نے پبلک لیکچر کا بھی سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے،جس میں زرعی ترقی اور معاون امور پر بات چیت کر کے نئی راہیں نکالنے پر غور کیا جاتا ہے۔کسانوں کی فصلوں کی اوسط پیداوار بڑھانے کے لیے موجودہ کاوشوں کو اور زیادہ موثر بنانے کی ضرورت ہے خاص طور پر خالص،معیاری اور سستے بیج کی فراہمی،مناسب قیمت پر کھادوں کی بروقت تقسیم،غیر ملاوٹ شدہ جراثیم کش اور کیڑے مار زہریں،رعائتی نرخوں پر بجلی کی فراہمی اور سستے زرعی آلات کسی بھی مفید اور قابل عمل زرعی معلومات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بنیادی لوازمات ہیں۔اگر ہم یہ سب کچھ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان زراعت کی دنیا میں ایک طاقت بن کر اُبھر سکتا ہے۔

ڈاکٹر شوکت علی

ایڈیٹر زرعی ڈائجسٹ